سلسلہ محمدیہ امینیہ ادریسیہ رجسٹرڈ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترم شیخ صاحب نے قربانی کے فضائل کے حوالے سے تعلیم کرم فرمائی ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آقا جی ﷺ کو ارشاد فرمایا ہے **فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ** جس کا مفہوم ہے کہ پس اپنے رب کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔ ایک اور جگہ قرآن شریف کی آیت کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمہاری (قربانی کا) گوشت اور خون نہیں بلکہ تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔

حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ یوم النحر (یعنی 10 ذی الحجہ کے دن) میں ابنِ آدمؑ کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک خون بہانے یعنی قربانی کرنے سے افضل نہیں ہے اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگھ، بال اور کھروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی قبول ہو جائے گا۔ لہذا اس کو خوش دلی سے قربان کرے۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابنِ ماجہ)

ایک اور حدیث شریف کے مفہوم میں ہے کہ جس نے خوش دلی اور ثواب کی نیت سے قربانی کی تو وہ قربانی اسکے لیے جہنم کی آگ سے ڈھال بنے گی۔

ایک اور حدیث شریف کے مطابق قربانی پُل صراط سے گزارے گی۔

ایک اور حدیث شریف کے مطابق جو روپیہ عید کے دن (قربانی کے لیے) خرچ کیا گیا اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ کوئی روپیہ پیارا نہیں ہے۔

ایک اور حدیث شریف کے مفہوم میں ہے کہ جو شخص قربانی کرنے کی وسعت رکھتا ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔

حدیث شریف کے مفہوم میں ہے جو شخص ذی الحج کا چاند دیکھ لے اور اس کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو اسے چاہیے کہ جب تک قربانی نہ کر لے اپنے بال اور ناخن وغیرہ نہ ترشوائے۔

(مسلم، ترمذی، نسائی، ابنِ ماجہ)

ایک اور حدیث شریف کے مفہوم کے مطابق اگر کسی کے پاس قربانی کرنے کے لیے جانور نہیں اور وہ اپنے بال، ناخن اور موچھیں نہ ترشوائے تو خدا کے نزدیک اس کی بھی قربانی ہو جائے گی۔

(ابو داؤد، نسائی)

مندرجہ بالا احادیث کی روشنی میں قربانی ہر صاحبِ استطاعت کو اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کی نیت سے ضرور کرنی چاہیے۔ چاہے قرض لے کر ہی کیوں نہ کرے۔ یہ اللہ کی محبت کا کام ہے اور آقا جی ﷺ کو بھی پسند ہے۔ اس لیے اسے بہت شوق سے کرنا چاہیے۔

والسلام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قربانی کے مسائل

قربانی کی شرائط (یعنی قربانی کس پر واجب ہے) :

قربانی ہر اس مسلمان پر واجب ہے جو عاقل، بالغ، مقیم (یعنی مسافر نہ ہو) اور صاحبِ نصاب ہو۔ اور غلام نہ ہو۔

صاحبِ نصاب :

جس شخص کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا یا باون تولے چاندی ہو یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت کے مساوی نقد رقم یا مال ہو تو وہ شخص صاحبِ نصاب شمار ہوگا اور اس پر قربانی کرنا واجب ہے۔

ایسا شخص جس کے پاس گھریلو اور ذاتی استعمال کی بنیادی اشیاء کے علاوہ زائد سامان اتنا ہو کہ اس سامان کی قیمت باون تولے چاندی کی قیمت کے برابر ہو تو وہ بھی صاحبِ نصاب شمار ہوگا اور اس پر بھی قربانی واجب ہوگی۔

بنیادی ضروری سامان جیسے سواری، کار، موٹر سائیکل وغیرہ۔ گھریلو استعمال کی ضروری اشیاء جیسے پہننے کے کپڑے، بستر، برتن اور ضروری فرنیچر وغیرہ۔

اضافی سامان جیسے ضرورت سے زائد کپڑے، اضافی بستر، اضافی برتن، ٹی وی، کمپیوٹر، لیپ ٹاپ (جو کاروباری استعمال کے علاوہ ہو)، ٹیب وغیرہ یہ سب بنیادی ضروریات سے زائد شمار ہوتی ہیں۔ اگر ان کی مجموعی قیمت باون تولے چاندی کے برابر یا زائد ہو تو اس پر بھی قربانی کرنا واجب ہے۔

مسئلہ 1: اگر کوئی شخص صاحب نصاب ہے مگر قرضدار بھی ہے تو اگر اسکا قرض نصاب سے منفی کیا جائے اور قرض زائد ہو تو اس پر قربانی واجب نہیں ہے۔ لیکن وہ اگر قربانی کرے تو ثواب ہے۔

مسئلہ 2: قربانی قرضدار بھی کرسکتا ہے اور قرض لے کر بھی کرسکتا ہے۔

مسئلہ 3: اگر کسی کی استطاعت ہو تو وہ اپنے اہل وعیال اور قریبی مرحومین خصوصاً والدین وغیرہ کی طرف سے بھی قربانی کرے تو بہت اچھا ہے۔

مسئلہ 4: گھر کے سربراہ پر صرف اپنی قربانی واجب ہے۔ زیرِ کفالت بچوں کی قربانی واجب نہیں ہے۔ اگر ان کی طرف سے کرلے تو افضل ہے۔ البتہ گھر کے دیگر افراد میں سے جو صاحبِ نصاب ہوں ان پر بھی قربانی کرنا واجب ہے۔

مسئلہ 5: عورت کے پاس اگر ذاتی زیور یا نقدی اور اضافی سامان نصاب کے برابر ہے تو اس پر بھی قربانی واجب ہے۔

مسئلہ 6: اگر کسی نے قربانی کرنے کے لیے جانور خریدا اور وہ گم ہو گیا یا مر گیا یا عیب زدہ ہو گیا تو صاحبِ نصاب کو دوسرے جانور کی قربانی کرنا ضروری ہے اور جو صاحبِ نصاب نہیں اُس پر نئے جانور کی قربانی کرنی کرنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ 7: اگر کسی پر قربانی واجب تھی اور اس نے قربانی کے ایام میں قربانی نہیں کی تو اس کے بعد اس پر قربانی کا جانور یا جانور کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہے۔

قربانی کے جانور کا بیان

مسئلہ 1: جن جانوروں کی قربانی جائز ہے۔

اونٹ، اونٹنی، گائے، بیل، بھینس، بھینسا، بکری، بکرا، بھیڑ، مینڈھا، دمنبہ

مسئلہ 2: قربانی کے جانوروں کی عمر:

اونٹ : پانچ سال   بیل، گائے وغیرہ : دوسال   بکری، بکرا، بھیڑ وغیرہ : ایک سال

مسئلہ 3: بھیڑ دمنبہ وغیرہ چھ ماہ کے اگر صحت مند ہوں اور سال والوں کے برابر لگتے ہوں تو اُن کی قربانی بھی جائز ہے۔

مسئلہ 4: قربانی کا جانور صحت مند، خوبصورت اور بے عیب ہونا چاہیے یعنی اندھا، کانا، لنگڑا، کان کٹا، دم کٹا اور سینگھ ٹوٹا نہیں ہونا چاہیے۔ نیز بیمار اور لاغر جو چل پھر نہ سکے اس کی قربانی جائز نہیں۔

مسئلہ 5: خصی جانور کی قربانی جائز ہے۔

مسئلہ 6: بے عیب جانور قربانی کرتے وقت عیب دار (یعنی لنگڑا، کانا وغیرہ) ہو گیا تو اس کی قربانی جائز ہے۔

مسئلہ 7: اونٹ گائے وغیرہ میں سات حصے اور بھیڑ بکری وغیرہ میں ایک حصہ ہوتا ہے۔

مسئلہ 8: اونٹ گائے وغیرہ میں مشترکہ حصے ڈالے جاسکتے ہیں۔ تمام حصہ داروں کا حلال کمائی اور صحیح العقیدہ ہونا ضروری ہے ورنہ سب حصہ داروں کی قربانی جائز نہ ہوگی۔

مسئلہ 9: قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا افضل ہے۔ خود نہ کر سکتے ہوں تو کسی اور سے جانور ذبح کروانا جائز ہے۔

مسئلہ 10: اونٹ گائے وغیرہ میں قربانی کے ساتھ عقیقہ کا حصہ بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ 11: ذبح کرتے وقت جانور کو قبلہ رو خ لٹا کر یہ دُعا پڑھیں۔

اِنّیِ وَجَّھتُ وَجھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفاً وَّمَآاَنَامِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ○ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذَالِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ○ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ

اور پھر بِسمِ اللّٰہِ اللّٰہُ اکبر کہہ کر تیز چھری سے ذبح کریں۔ ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْہُ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَخَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ

ذبح کرنے والا اگر کوئی اور شخص ہو تو وہ یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْہُ مِنْ (قربانی کرنے والے یا والوں کا نام لے یا ان کی نیت کرے) کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَخَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ

مسئلہ 12: قربانی کے گوشت کو تین حصوں مین تقسیم کریں۔ ایک حصہ اپنے لیے، دوسرا رشتے داروں، پڑوسیوں اور دوستوں کے لیے۔ تیسرا اغرباء اور مساکین کے لیے۔

مسئلہ 13: قربانی کے جانور سے اپنے لیے کوئی خاص حصہ جیسے ران وغیرہ رکھنا چاہیں تو جائز ہے۔ البتہ مشترکہ جانور میں برابر کا گوشت لینا چاہیے۔